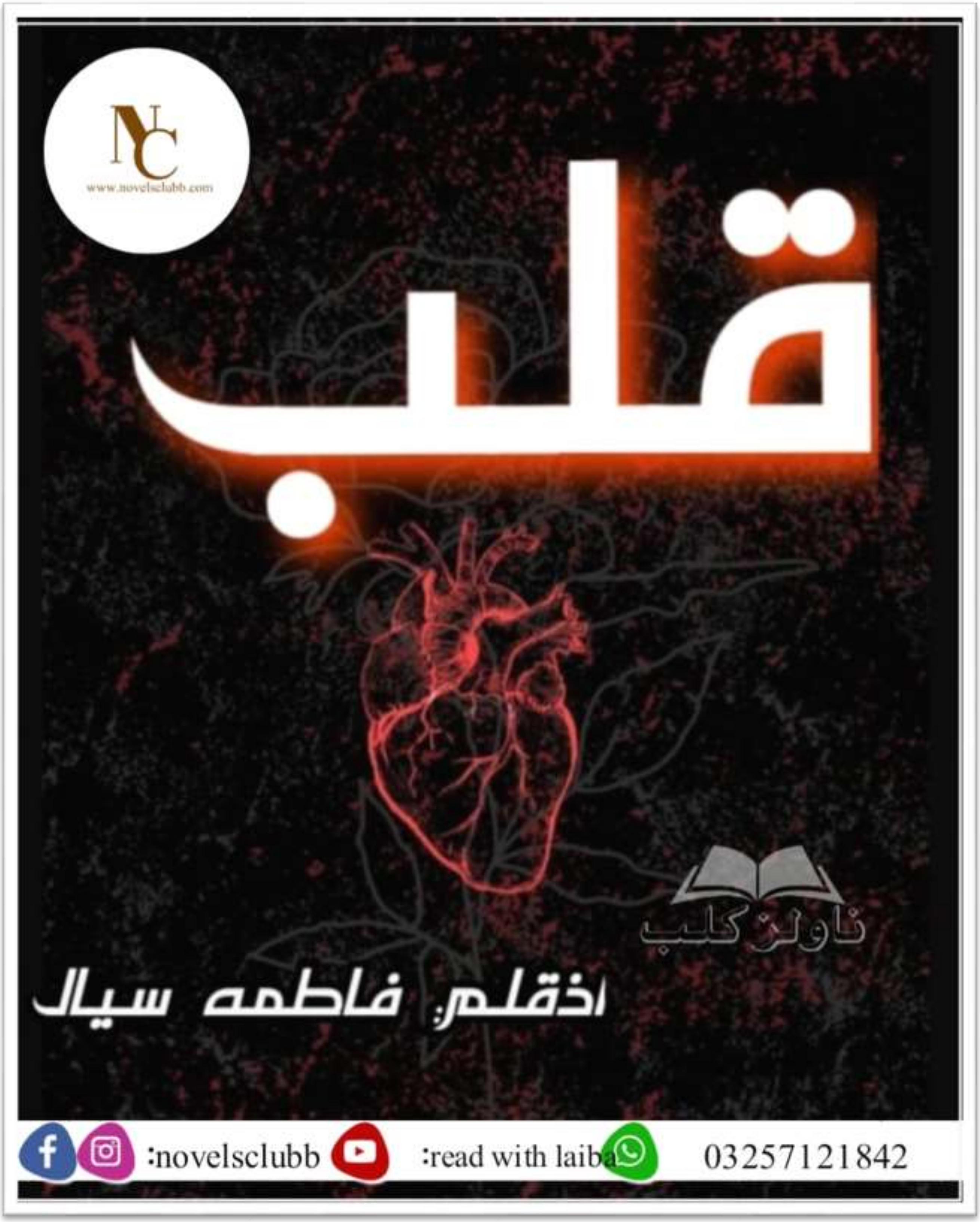
www.novelsclubb.com
قلب
ناولز کلب
اذقلم: فاطمہ سیال
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

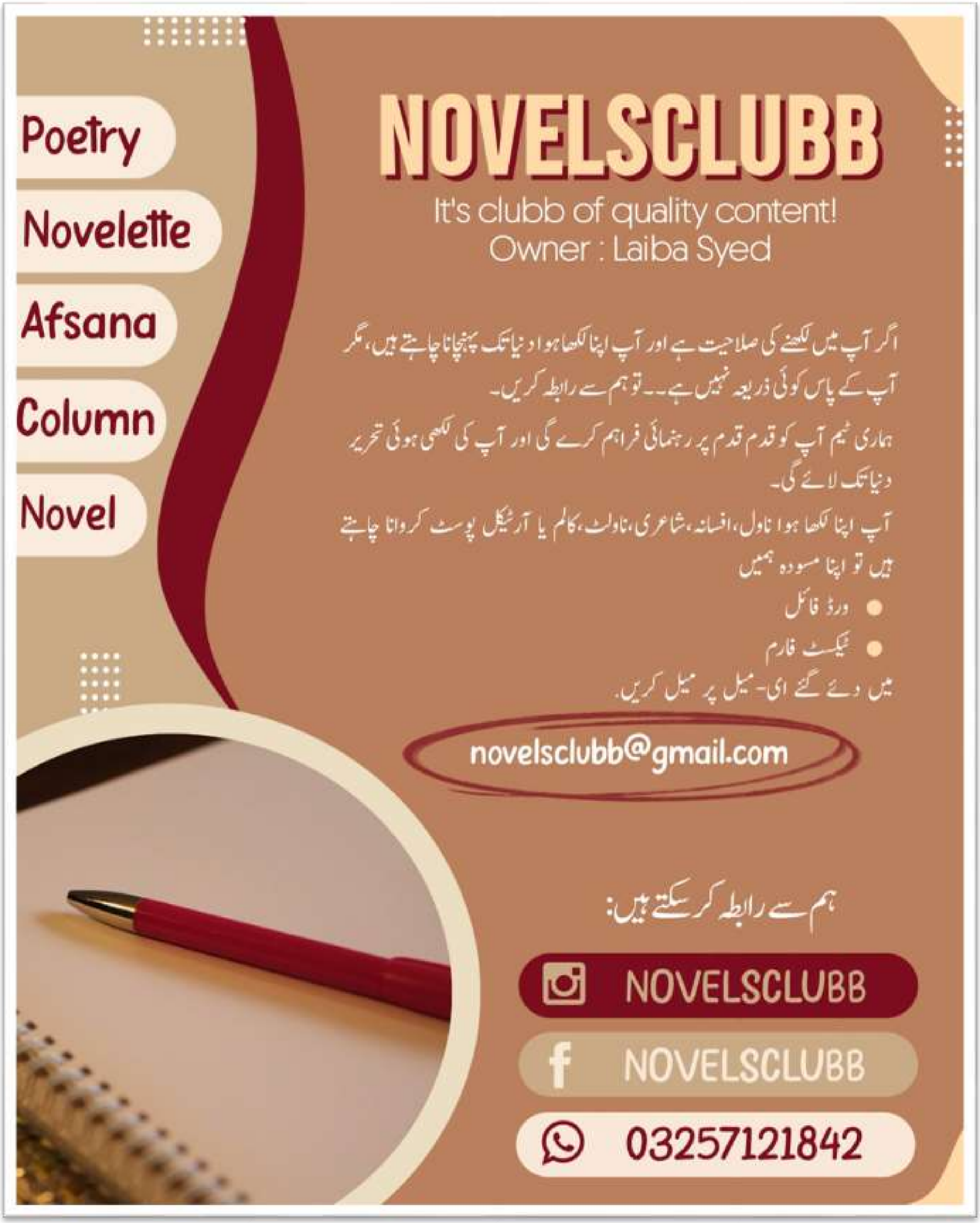

Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیے گئے ای-میل پر میل کریں۔
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

قلب

از قلم

فاطمہ سیال

www.novelsclubb.com

باب چہارم: رازِ قلب

وہ ابھی کمرے میں جانے ہی والا تھا جب اندر سے آنے والی آوازوں نے اس کے پاؤں زنجیر کر دیے۔

دانیال کا ہاتھ دروازے کے ہینڈل پر تھا۔

دروازہ ادھ کھلا تھا۔ ایسے کہ دانیال آرام سے اندر کا منظر دیکھ سکتا تھا۔

دانیال ملک کو اپنے کانوں پر یقین نہیں آ رہا تھا۔

"اور کیا چاہیتے ہو تم۔ تمہاری خاطر میں زیان کا قتل کروا رہا ہوں۔ یہ ہم دونوں جانتے ہیں کہ زیان کا ہارٹ فیل قدرتی نہیں ہے۔ میرے بندے اسے پچھلے کئی مہینوں سے ایسی ادویات دے رہے ہیں جس سے رفتہ رفتہ وہ ختم ہو رہا ہے۔ اس کے ڈاکٹر بھی میرے غلام ہیں"

داؤد بیگ کے لہجے میں ایسی سرد مہری تھی کہ دانیال کو اپنی ریڑھ کی ہڈی میں سنسنی محسوس ہو رہی تھی۔

اس کا جسم ٹھنڈا پر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"آپ جو بھی کر رہے ہیں مجھے فرق نہیں پڑتا۔مجھے بس یسریٰ چاہیے۔اگر زیان کے مرنے کے بعد بھی تایا نہ مانے تو۔" سلطان نے کہا۔

"تو اسکا بھی وہی حال کریں گے جو زیان پاشا کا ہو رہا ہے" داؤد بیگ کے لہجے میں سفاکی تھی۔

زیان کی طبیعت خراب ہو رہی تھی۔اس کی حالت کو دیکھتے ہوئے اسے ہاسپٹل لایا گیا تھا۔ ہاسپٹل کے پرائیویٹ کمرے میں اس وقت منظر کچھ ایسا تھا کہ بیڈ پر زیان نیم دراز تھا۔اس نے ہاسپٹل گاؤن پہنا تھا۔

وہ خاموشی سے اپنے والد اور ڈاکٹروں کو باتیں کرتا دیکھ رہا تھا۔

"ان کی حالت ٹھیک نہیں ہے ہمیں فوراً سرجری کرنی ہو گی "

"ڈانر تو مل نہیں رہا سرجری کیسے کریں گے" برہان نے سوال کیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یہی تو مسلہ ہے۔ دیکھیں ہم زیادہ سے زیادہ ایک دن اور سرجری روک سکتے ہیں۔ اس کے بعد ان کی زندگی کی گارنٹی ہم نہیں دے سکتے" ڈاکٹر قیس نے مایوسی سے کہا۔

"آپ نے تو کہا تھا ابھی ایک مہینا ہے۔ لیکن ابھی تو صرف ایک ہفتہ ہوا ہے" عثمان پاشا نے پوچھا۔

"آپ سہی کہہ رہے ہیں۔ لیکن میں یہ نہیں جانتا تھا کہ زیان کی حالت اتنی تیزی سے خراب ہو گی" ڈاکٹر فاروق نے کہا۔ وہ سینیئر کارڈیولجسٹ تھے۔

"لیکن اتنی تیزی سے یہ ڈاؤن کیو ہو رہا ہے" برہان کے سوال پر ڈاکٹر قیس نے بے اختیار تھوک نگلا۔

ڈاکٹر فاروق اس سب سے بے خبر تھے کہ ڈاکٹر قیس زیان کو جو میڈیسن دے رہے تھے وہ اس کی حالت مزید خراب کر رہی تھی۔

"ہم کیا کہہ سکتے ہیں" ڈاکٹر قیس نے نظریں چراتے ہوئے کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

زیان بہت خاموش سے ان سب کو دیکھ رہا تھا۔ برہان کی نظر زیان پر پڑی تو اسے اندازہ ہوا کہ سنہری آنکھوں میں بہت کچھ مر رہا ہے۔اس نے خاموشی سے رخ بدل لیا۔

زیان دل میں صرف ایک ہی سطر دہرا رہا تھا۔

وہ تھا کلمہ۔

وہ جانے سے پہلے بہت زیادہ کلمہ پڑھنا چاہتا تھا۔اسے قبر سے بہت ڈر لگ رہا تھا۔ یہ واحد ڈر تھا جو وہ اس وقت محسوس کر رہا تھا۔اور شائد یہ بہت بے بس کر دینے والا خوف تھا۔

اپنی موت کو اتنے قریب سے دیکھنا کتنا اذیت ناک ہے کوئی زیان پاشا سے پوچھے۔

وہ بار بار دروازے کو دیکھ رہا تھا۔اسے انتظار تھا اسکا۔ کتنا بے بسی تھا نہ وہ؟۔وہ چاہتا تھا کہ اس مشکل وقت میں وہ اس کے ساتھ ہو۔ لیکن وہ نہیں تھی۔ وہ اسے بلانا چاہتا تھا لیکن کہہ نہیں پا رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دروازے کا ہینڈل ابھی بھی دانیال کے ہاتھ میں تھا۔وہ بے اختیار پیچھے ہٹا تو ایک دم دروازہ زور سے بند ہوا۔

اندر موجود سب کے کان کھڑے ہو گئے تھے۔

"کون ہے باہر "عبدل خان اپنی بھاری آواز میں کہتا ہوا تیزی سے دروازے کی طرف بڑھا۔

دانیال کو اپنے جسم سے جان نکلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

عبدل نے ایک جھٹکے سے دروازہ کھولا۔سلطان بھی اس کے پیچھے آگیا تھا۔

ان کے سامنے دانیال ملک کھڑا تھا۔سلطان کو چند لمحے لگے تھے اسے پہچاننے میں۔

پھر وہ مسکراتا ہوا دانیال کی جانب بڑھا۔

"ارے دانیال تم یسریٰ کے دوست ہو نہ۔یہاں کیسے "

"وہ۔۔۔وہ۔میں یسریٰ۔۔۔۔یسری "دانیال سے الفاظ ادا نہیں ہو رہے تھے۔

"کیا وہ وہ لگائی ہے "سلطان نے کہتے ہوئے دانیال کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دانیال کے پورے وجود میں کرنٹ دھوڑا۔

"اووہ کہیں تم نے کچھ سنا تو نہیں "سلطان نے اسی مسکراہٹ سے پوچھا۔اس کی آنکھوں میں موجود تپش دانیال صاف دیکھ سکتا تھا۔

کندھے پر موجود گرفت میں زور آرہا تھا۔

"ن۔ن۔ نہیں۔۔۔۔۔۔کچھ نہیں سنا" دانیال نے بے اختیار کہا۔اسے اپنا کندھا ٹوٹتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔

داؤد بیگ خاموشی سے سارا منظر دیکھ رہے تھے۔

"شاباش۔تم نے کچھ سنا بھی نہیں ہے۔اب جاؤں "سلطان نے اس کا کندھا آزاد کر کے اس کا چہرہ تھپک کر کہا۔

دانیال بھاگنے والے انداز میں وہاں سے گیا تھا۔

اس کے جاتے ہی سلطان دروازہ بند کر کے آفس میں آیا۔

"سر مجھے نہیں لگتا ہمیں اس پر بھروسہ کرنا چاہیے۔یہ منہ ضرور کھولے گا "عبدل نے کہا۔

www.novelsclubb.com

"تو منہ بند کر دوں سالے کا۔" سلطان نے تیز لہجے میں کہا۔

داؤد بیگ کے چہرے پر مسکراہٹ آئی۔

جبکہ عبدل سر ہلاتا کمرے سے چلا گیا۔

کراچی میں شام ڈھل رہی تھی۔ ہر طرف اندھیرا پھیل رہا تھا۔

دانیال نے تیزی سے بائیک سٹارٹ کی۔ ساتھ ہی وہ ایک ہاتھ سے مسلسل یسریٰ کو فون کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

بائیک اب سڑک پر رواں تھی۔ دانیال کا اضطراب بڑھتا جا رہا تھا۔

دوسری طرف مال میں پھرتی یسریٰ اس بات سے انجان کے پرس میں موجود اس کا فون بج رہا ہے زونیرا سے باتوں میں مصروف تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

شہر کی پر رونق سڑکوں پر رات کا اندھیرا پھیل رہا تھا۔ دانیال ملک اپنی موٹر سائیکل پر تیز رفتاری سے سوار تھا، جیسے وقت کو مات دینے کی کوشش کر رہا ہو۔ اچانک، دو سیاہ گاڑیاں اس کے دائیں اور بائیں طرف آ کر اس کے راستے کو روک لیتیں ہیں۔ دل کی دھڑکن تیز ہو گئی، اور ایک خوفناک سایہ اس کے چہرے پر چھا گیا۔

سیاہ شیشوں والی گاڑیاں خاموشی سے اُس کے قریب آئیں اور اُس کی موٹر سائیکل کو دبوچنے لگیں۔ اُس کے پاس بچ نکلنے کا کوئی راستہ نہیں تھا۔ گاڑیوں سے نکلنے والے آدمیوں نے اُس کو آنکھوں ہی آنکھوں میں دھمکی دی اور ایک سنسان سڑک کی طرف اشارہ کیا۔

دانیال کا دل جیسے سینے سے باہر آ رہا تھا۔ اُس نے کانپتے ہاتھوں سے بائیک کے ہینڈل پکڑے اور گاڑیوں کی ہدایت کے مطابق اُس سنسان سڑک کی طرف بڑھ گیا۔ اس سڑک پر ہر طرف ویرانی کا راج تھا، اور درختوں کے سایے میں موت کا سکوت چھایا ہوا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جب وہ اس ویران سڑک کے آخری سرے پر پہنچا، تو گاڑیاں رک گئیں۔ آدمیوں نے اُسے نیچے کھینچا اور اُس کے سامنے کھڑے ہو گئے۔ ایک بھیانک خاموشی چھا گئی، جیسے ہوا بھی تھم گئی ہو۔ ایک آدمی نے اپنی جیب سے پستول نکالی اور اُس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر نشانہ بنایا۔

ان میں سے ایک فرد کے ہاتھ میں فون تھا اور وہ یہ سب ریکارڈ کر رہا تھا۔ دوسری جانب موجود سلطان یہ سب اپنی سکرین پر سانس روکے دیکھ رہا تھا۔ دانیال نے لرزتے ہوئے ایک آخری التجا کی

"مجھے چھوڑ دو، میں کسی کو کچھ نہیں بتاؤں گا۔ میں جانتا ہوں تم سب کو ان لوگوں نے بھیجا ہے۔ پلیس مجھے جانے دو۔ خدا کے لیے"، مگر کوئی رحم نہیں کیا گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پستول کی گولی کی آواز گونجی اور دانیال کی چیخ ایک ہی لمحے میں ختم ہوگئی۔اُس کا جسم زمین پر گرا،اور خون کی ایک لکیر سڑک پر بہنے لگی۔درختوں کے پتوں نے اُس خون کی بو کو اپنے اندر جذب کر لیا،اور فضا میں موت کا سایہ چھا گیا۔

گولی پیٹ پر لگی تھی۔

دانیال ملک نے اس لمحے قرار کیا تھا کہ اس سے زیادہ تکلیف اسے زندگی میں کبھی محسوس نہیں ہوئی۔ایک آنسو اس کی دائیں آنکھ سے نکلا اور اس کی کنپٹی میں جذب ہو گیا۔

عبدل خان نے پستول کا رخ اس کی ٹانگ کی طرف کیا اور ٹریگر دبا دیا۔دانیال کو ایک اور جھٹکا لگا۔

دانیال ملک کو اندازہ نہیں تھا کہ موت اس سے اتنی جلدی آجائیں گی۔

وہ مسلسل سانس لینے کی کوشش کر رہا تھا۔

جب اسے قریب سے آواز آئی۔

"یہاں کی سی سی ٹی وی ڈلیٹ کردو "

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تبھی ان کا دوسرا ساتھی بولا۔" سر یہاں تو کوئی سی سی ٹی وی کیمرہ نہیں ہے۔اتنی سنسان جگہ پر کیمرہ کیوں ہو گا"۔

اس کے جواب میں دوسرا کہہ رہا تھا۔

"پھر بھی ارد گرد کے کیمرہ چیک کر لو۔ تمہیں داؤد سر کا پتہ ہے نہ" آوازیں دور جا رہی تھی۔گاڑی کے دروازے کھولنے اور بند کرنے کی آواز آئی۔اور پھر گاڑی روانہ ہو گئی۔

اس کے بعد اسے کچھ سنائی نہیں دیا۔وہ ہوش میں رہنے کی مکمل کوشش کر رہا تھا۔

اس نے اپنے دائیں جانب دیکھا تو خون کی ایک بڑی لہر اس کے جسم سے نکلتے ہوئے سڑک پر پھیل رہی تھی۔

اسے خون سے ڈر لگتا تھا۔

بے اختیار اس نے چیخنا شروع کیا۔خوف سے وہ لرز رہا تھا۔اس کا بے جان ہوتا جسم اس سڑک پر تڑپ رہا تھا۔

خون اس کے قریب آتا جا رہا تھا۔

منظر دھندلا رہے تھے

www.novelsclubb.com

خون کی لکیر اب خون کی ندی بن رہی تھی۔آہستہ آہستہ دانیال کو اپنے جسم سے جان نکلتی محسوس ہو رہی تھی۔

کیا موت اتنی اذیت ناک ہوتی ہے؟

یہ منظر ہے یسریٰ قریشی کے بے ترتیب کمرے کا۔وہ ابھی بھی صبح کے کپڑوں میں ملبوس تھی۔وہ بیڈ پر بیٹھی گہرے گہرے سانس لے رہی تھی۔اس کے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو رہے تھے۔

جو خبر اسے ملی تھی وہ بہت تکلیف دہ تھی۔

زیان پاشا ہسپتال میں تھا۔اگر اسے آج کے آج ڈونر نہ ملا تو وہ اس دنیا سے چلا جائیگا۔

یہ خیال ہی یسریٰ قریشی کی جان لے رہا تھا۔

اسے ٹھنڈے پسینے آ رہے تھے۔چند اور گہرے سانس لینے کے بعد وہ اٹھی اور باتھ روم میں چلی گئی۔جب وہ باہر آئی تو کپڑے تبدیل تھے۔بھورے رنگ کی شلوار قمیض میں ملبوس۔ چہرہ اور ہاتھ گیلے تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس نے آگے بڑھ کر صوفے سے جائے نماز اٹھائ اور نماز کے لیے نیت کی۔دو رکعت نفل حاجت۔

سلام پھیر کر اس نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تو سارے الفاظ دم توڑ گئے۔نیلی آنکھوں سے آنسوں رواہو گئے۔

اس نے بے اختیار سر سجدے میں رکھ لیا۔

وہ رو رہی تھی۔اس کی ہچکیاں بندھ رہی تھی۔

زبان سے الفاظ جاری تھے۔

"اللہ پلیس اسے بچالیں۔اللہ پلیس میرے شوہر کو زندگی دیں دے۔اللہ پلیس۔وہ معصوم ہے اس سے بچالے۔ماموں اس کے بغیر نہیں رہ سکتے۔میں بھی نہیں" آنسوں میں اضافہ ہو رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دوسری طرف ہاسپٹل کے بستر پر لیٹا زیان پاشا۔جو ویلٹینیٹر پر تھا۔اپنے ہوش وحواس سے بیگانہ۔خود کو اللہ کے حوالے کیے ہوئے تھا۔

ارد گرد سے مشینوں کی آوازیں گونج رہی تھی۔

دروازے سے اسے دیکھتے ہوئے برہان کی آنکھوں سے آنسوں نکل رہے تھے۔اپنے جان سے پیارے بھائی کو اپنی آنکھوں کے سامنے جاتا دیکھنا بہت تکلیف دہ تھا۔

اندھیرے کمرے میں قید ڈرا سہما بارہ سال کا بچہ روتے ہوئے اپنے بھائی کے لیے دعائیں کر رہا تھا۔

ہسپتال کے پریئر روم میں سجدے میں گرے عثمان پاشا مسلسل اللہ سے اپنے بیٹے کی زندگی مانگ رہے تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نیم اندھیرے میں گھریں آفس میں پاور سیٹ پر موجود شخص کا چہرہ واضح نہیں ہو رہا تھا۔

لیکن پھر جیسے ہی اس نے کھڑکی کی طرف کرسی کا رخ کیا تو شکل واضع ہوئی۔

داؤد بیگ جنہوں نے مسکراتے ہوئے اپنے سامنے کھڑے عبدل خان کو دیکھا۔

پیچھے دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑے سلطان بیگ کے چہرے پر ایک سایہ سا لہرا رہا تھا

ایمبولینس کی گھنٹی ہسپتال کے بیرونی حصہ میں گونج رہی تھی، جیسے دل کی دھڑکنیں تیز ہوتی جارہی ہوں۔خون میں رنگا ہوا اسٹریچر، جس میں مریض کو لے کر بھاگا جارہا تھا۔اُس کے چہرے پر تکلیف اور درد کی جھلکیاں تھیں، مگر آنکھوں میں ایک عجیب سا درد تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہسپتال کے ہال میں، سفید کوٹ پہنے ڈاکٹروں کی بھاگ دوڑ تھی۔ مریض کو فوری طور پر ایمرجنسی روم میں لے جایا گیا۔ڈاکٹروں نے تیزی سے زخموں کا معائنہ شروع کیا، مگر اُس مریض کی سانسیں دھیرے دھیرے کمزور ہو رہی تھیں۔

خون آلود جسم جس پر دو گولیاں لگیں تھی۔ڈاکٹر اور نرسیں مسلسل خون روکنے کی کوشش کر رہے تھے۔

ڈاکٹر سرجری کی تیاری کر رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

اچانک، دانیال ملک نے اپنی تمام تر قوت جمع کی اور ڈاکٹر کے ہاتھ کو تھام کر کہا، "میں مرنے والا ہوں... میری آخری خواہش ہے۔۔۔ ہے کہ۔۔۔ کہ میرا دل ایک خاص شخص، زیان پاشا کو عطیہ کر دیا جائے"۔

کیا لوگوں کی دعائیں اس طرح قبول ہوتی ہیں؟

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ڈاکٹر حیرت سے اُس کی طرف دیکھنے لگے۔ دانیال نے اپنی آنکھوں میں درد اور بے بسی کے جذبات لیے کہا، "وہ شخص اس وقت میرے لیے بہت اہم ہے۔۔۔اس کا۔۔۔اس کا زندہ رہنا بہت۔۔۔بہت ضروری ہے.... براہِ کرم، میرا دل اُسے دے دینا۔" دانیال اٹکتی ہوئی سانسوں کے ساتھ بمشکل کہہ پا رہا تھا۔

ڈاکٹروں کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ وہ جانتے تھے کہ وقت کم ہے، مگر اُس شخص کی آخری خواہش کو پورا کرنے کے لئے انہوں نے فوراً اقدامات شروع کر دیے۔

www.novelsclubb.com

"زیان پاشا کون ہے؟" ایک ڈاکٹر نے نرمی سے پوچھا۔

"میرے۔ میرے فون میں ایک نمبر برہان کے نام سے۔ آپ اسے بتا دیں بس۔۔۔اور ہاں۔۔۔سرجری۔۔۔سرجری شروع ہونے کے بعد میرے گھر والوں کو اطلاع کرنا ورنہ وہ۔۔۔وہ سرجری۔ ہونے نہیں دیں گے" آکسیجن ماسک کے باوجود سانس نہیں آ رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اس سے کہنا۔ کہنا کہ میرے دل کے راز کو جانے "

تب تک نرس برہان کو فون کر چکی تھی۔

"ٹھیک ہے آپ ریلیکس رہے آپ جیسا کہ رہے ہیں ویسا ہی ہو گا" ڈاکٹر نے اسے سمجھانے کی کوشش کی۔

www.novelsclubb.com

دانیال کے سارے منظر دھندلا رہے تھے۔ آنکھوں کے سامنے نیلی آنکھوں والا پُرکشش چہرہ لہرایا۔ دانیال نے مسکرانے کی کوشش کی۔ پھر کانوں میں ایک آواز گونجی "I'm already married " دانیال ملک کی سانسیں رک گئیں تھی۔

تبھی ایک دم ہسپتال کے اس کمرے میں کہرام مچ گیا۔دانیال ملک جاچکا تھا۔ڈاکٹر نے ایک آخری کوشش کی۔ لیکن وہ اب جاچکا تھا۔

آج ایک اور روح دنیا سے پرواز کر چکی تھی۔

اب ڈاکٹروں کو اس شخص کی آخری خواہش پوری کرنی تھی۔

وہ بھاگ رہا تھا۔اس کے قدم بے جان ہو رہے تھے۔جو سنا تھا وہ نا قابل یقین تھا۔اس کا تنفس پھول رہا تھا۔وہ اسی ہسپتال میں تھا۔وہ سیڑھیوں کی مدد سے گراؤنڈ فلور پر بھاگتے بھاگتے آیا تھا۔

کانوں نے جو سنا تھا اسے دل قبول نہیں کر رہا تھا۔ لیکن اب جب وہ اس کے سامنے تھا۔تو اس نے دعا کی کہ کاش وہ اندھا ہوتا۔اسے یہ منظر نہ دیکھنا پڑتا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کانوں کے سنے کو دل نے یقین نہیں قبول کیا تھا۔لیکن آنکھوں کا دیکھا منظر دل نے نقش کر لیا تھا۔

برہان عاصف نہیں جانتا تھا کہ وہ تڑپ رہا ہے یہ مر رہا ہے۔

اس کے سامنے اس کے جان سے پیارے دوست دانیال ملک کی لاش تھی۔

کیا زندگی اتنی غیر موقع ہوتی ہے؟

ڈاکٹر اسے کچھ کہہ رہے تھے۔اسے گولی لگی تھی۔اسے کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی۔بس یہ الفاظ سمجھ آئیں تھے کہ "دانیال ملک کی آخری خواہش تھی کہ اس کا دل زیان پاشا کو دے دیا جائے" یہ الفاظ برہان عاصف کو ہلا گئیں تھے۔

وہ اپنا سر پکڑتے ہسپتال کے سفید فرش پر بیٹھ گیا تھا۔

اس کے آنسو رک نہیں رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

وہ کب سے اپنے ایک دوست کی زندگی مانگ رہا تھا اور اس کو زندگی ملی بھی تو اس کے دوسرے دوست کی موت سے۔

قدموں کی آوازیں قریب آرہی تھی۔ برہان نے سر اٹھایا تو سامنے آنسوؤں سے تر چہرہ لیے عثمان پاشا موجود تھے۔

انہیں اس نے ہی اطلاع دی تھی۔

اس نے خاموشی سے انہیں اندر جانے کا اشارہ کیا تو وہ اس طرف بھاگے۔

www.novelsclubb.com

اندھیری رات کے سناٹے میں، شہر کے سب سے بڑے ہسپتال کی روشنیوں کے نیچے، ایک اہم آپریشن کی تیاری ہو رہی تھی۔ سرجن اپنے سرجیکل اسکربس میں ملبوس، اپنے دلوں میں دعا لئے، ایک نئے دل کی پیوندکاری کے لئے تیار کھڑے تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سرجری شروع ہوچکی تھی۔اب برہان کو ایک پر سکون گھر میں ایسی اطلاع دینی تھی جسے کہتے ہوئے بھی اس کے لب تھرتھرا رہے تھے۔

فون کی گھنٹی جا رہی تھی۔دوسری گھنٹی پر ہی فون اٹھا لیا گیا۔

"ہیلو برہان بیٹا کیسے ہو"حنیف ملک کی شفیق آواز گونجی۔

"انکل آپ اس وقت فوراً ہسپتال آجائیں۔دانیال ہسپتال میں ہے"ہسپتال کا نام بتا کر اس نے فون کاٹ دیا اس سے زیادہ وہ ان کے سوالوں کا جواب نہیں دے سکتا تھا۔

www.novelsclubb.com

یسریٰ جائے نماز پر بیٹھی تھی جب دروازہ کھول کر جویریہ قریشی اندر آئی۔

"ہماری دعائیں قبول ہو گئیں ہیں۔زیان کو ڈونر مل گیا ہے"یہ الفاظ یسریٰ قریشی کے لیے رحمت بن کر آئیں تھے۔

آنسوؤں سے تر چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کون ہے جس نے دیا "

"یہ تو نہیں معلوم۔ ہسپتال میں ایک لڑکا مر رہا تھا اس کی آخری خواہش تھی کہ اس کا دل ڈونیٹ کر دیا جائے۔ تو ڈاکٹروں نے وہ زیان کو دے دیا" جتنا انہیں معلوم تھا انہوں نے بتا دیا۔

"اوہ اللہ اس انسان کو اس کا اجر دے" یسریٰ نے آسودگی سے کہا۔

"ہاں بڑا ہی کوئی نیک انسان ہو گا۔ اللہ اس کی مغفرت فرمائے "

"ماما ہسپتال چلتے ہیں" یسریٰ نے بے اختیار کہا۔

"نہیں ابھی ویسے بھی سرجری چل رہی ہے وہ صبح تک چلے گی ہمارا جانا بے کار ہے۔ صبح ہی جائیں گے" وہ کہہ کر چلی گئی۔

"مجھے خوش ہونا چاہیے لیکن۔ میں ہو کیو نہیں رہی۔ دل اتنا بے چین کیو ہو رہا ہے۔ سب ٹھیک تو ہے" وہ خود کلامی کر رہی تھی۔

ایک عجیب سا بوجھ اسے اپنے دل پر محسوس ہو رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تبھی اس نے اپنا فون دیکھا تو دانیال کی ان گنت مس کالس دیکھ کر حیرانی رہ گئی۔

ملک ہاؤس میں اس وقت اضطراب پھیلا تھا۔نیہا ٹی شرٹ ٹراؤزر میں ادھر سے ادھر چکر کاٹ رہی تھی۔۔

اس نے بابا کو اتنا کہا اس سے ساتھ لے جائیں لیکن وہ نہیں مانے۔اب ایک گھنٹہ ہو گیا تھا اور وہ آئے نہیں تھے۔

www.novelsclubb.com

آپریشن تھیٹر کی مدھم روشنی میں،ہوا میں نسوں کی ٹھنڈک اور اُمیدوں کی گرمی گھلی ہوئی تھی۔سرجن کے ہاتھ، جنہوں نے کتنے ہی جانیں بچائی تھیں،آج پھر ایک نازک جان کے لئے میدان میں اترنے کو تیار تھے۔مریض کے دل کی دھڑکن،جو زندگی کی آخری سرحد پر کھڑی تھی،بس کچھ لمحوں کی مہلت میں تھی۔

"چاقو!" ایک سرجن کی آواز گونجی۔ نرس نے ایک چمکدار آلہ اس کے ہاتھ میں تھما دیا۔

"شروع کریں!" آپریشن کی پہلی ضرب لگی، اور ایک نئے سفر کا آغاز ہوا۔

یہ دل، جو کسی اور کے سینے میں دھڑکتا تھا، اب ایک نئے جسم میں زندگی بھرنے کو تیار تھا۔ سرجن نے محبت اور محنت کے ساتھ، نازک نسوں کو جوڑنا شروع کیا۔ ہر سلائی، ہر جوڑ، محبت کا ایک پیغام تھا، جو موت کو مات دینے کے لئے بُنا جا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

ہسپتال کے مردہ خانے کے باہر اس وقت سٹریچر پر ایک بے جان جسم موجود تھا۔ جس کے سینے میں دل موجود نہیں تھا۔

اس کے قریب دو شخص موجود تھے۔

دونوں ہی باپ تھے۔

وہ دونوں ایک دوسرے کے روبرو تھے۔ دونوں کی آنکھوں میں آنسوں تھے۔

لیکن فرق یہ تھا کہ ایک کی آنکھوں میں غم کے آنسوں تھے اور دوسرے کی آنکھوں میں خوشی کے۔

ایک نے اپنے جوان بیٹے کو کھو دیا تھا۔

اور ایک نے اپنے جوان بیٹے کو حاصل کر لیا تھا۔

کتنی عجیب ہوتی ہے یہ زندگی۔ کب، کہاں، کیسے بازی پلٹ دیتی ہے انسان کو احساس بھی نہیں ہوتا۔

ہنیف ملک بھوجل قدموں کے ساتھ پلٹے اور اپنے بیٹے کی میت کو ایمبولینس میں لے جانے لگے۔

برہان ان کے پیچھے جا رہا تھا جب اسے عثمان پاشا نے آواز دی۔

"تم انکے ساتھ جاؤں گے "

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اس وقت انہوں نے اپنا بیٹا کھویا ہے انہیں میری ضرورت ہے۔ آپ نے اپنا بیٹا حاصل کرلیا ہے آپ سب سنبھال سکتے ہیں" کہہ کر وہ ان کے پیچھے بھاگا۔

جیسے ہی نیا دل اپنی جگہ پر آیا، ایک لمحے کے لئے وقت تھم سا گیا۔ ہر کوئی سانس روک کر دیکھ رہا تھا، امید اور خوف کے درمیان جھولتا ہوا۔

اور پھر ،

ایک دھڑکن۔

پھر دوسری۔

اور ایک نئی زندگی کا آغاز ہوا۔

تھیٹر میں خوشی کی لہر دوڑ گئی، جیسے خزاں کے بعد بہار آگئی ہو۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نیہا کا دل مسلسل گھبرا رہا تھا۔ تبھی باہر سے ایمبولینس کی آواز آنی شروع ہو گئی۔

دروازہ کھلنے کی آواز میں وہ ننگے پاؤں صحن کی طرف بھاگی۔ دل کی دھڑکنیں بے ترتیب ہو رہی تھی۔

ہنیف ملک جھکے ہوئے کندھوں کے ساتھ مین گیٹ کھول رہے تھے۔

گیٹ کھلتے ہی ایمبولینس کی گاڑی سے لوگ اترے اور ایک سٹریچر باہر نکالا۔

وہ نہ میں سر ہلا رہی تھی۔ "ایسا نہیں ہو سکتا" وہ خود سے کہہ رہی تھی۔

عزمت صحبہ جو اس کے پیچھے باہر آئی تھی ایمبولینس کی ٹیم کو صحن میں سٹریچر رکھتے دیکھ انہوں نے بے اختیار سینے پر ہاتھ رکھا۔

نیہا نے لڑکھڑاتے ہوئے قدم سٹریچر کے طرف بڑھائے۔

"شرم نہیں آتی غیر قانونی کام کرتے ہوئے "

ایک اور قدم بڑھایا۔ دل بند ہونے والا تھا جیسے۔

"تجھے تو میں بتاتا ہوں بہت تیز ہو گیا ہے"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ننگے پاؤں ٹھنڈے فرش پر رکھنے سے اسکے سارے جسم میں سنسنی محسوس ہو رہی تھی۔

ایک آنسو اس کی آنکھ سے پھسلا تھا۔

ہائے کیسا کیسا زمانہ آگیا ہے۔لوگ کیسے غیر قانونی طریقے سے اپنا پوکٹ منی نکالتے ہیں

"دانیال نے ایک اور طانہ مارا۔آنکھوں میں شرارت تھی۔

برہان نے آگے بڑھ کر کپڑا پیچھے کیا تو دانیال ملک کا مردہ چہرہ نظر آیا۔

"اس کا۔اس کا نکاح۔نکاح ہو چکا ہے۔اس کو مجھے بتانا چاہیے تھا"

اس وقت اس کے چہرے کا رنگ سفید ہو چکا تھا۔ہونٹ جامنی ہو گئے تھے۔آنکھیں بند تھی۔

اور۔۔۔

اور اس کے منہ میں اور ناک میں روئی ڈالی ہوئیں تھی۔

یہ نیہا کا دانی نہیں تھا۔یہ تو دانیال کی میت تھی۔

www.novelsclubb.com

عزمت صاحبہ بے ہوش ہو گئیں تھی۔ گلی کی مسجد میں ایلان ہو رہے تھے۔ جنازے کا وقت بتایا جا رہا تھا۔ عورتیں اکٹھی ہو کر وین ڈال رہی تھی۔ برہان بھاگ بھاگ کر سارے انتظامات کر رہا تھا۔ ہنیف ملک سر جھکائے سدمے میں بیٹھے تھے۔ ارباز خاموشی سے کونے میں کھڑا یہ عجیب سا ماحول دیکھ رہا تھا۔ ایک دم سے اس کے گھر میں کیا ہو گیا تھا۔ اسے تو صبح سکول جانا تھا۔ دانی بھائی کو کیا ہوا تھا۔ اس کا معصوم دماغ یہ سب برداشت نہیں کر پا رہا تھا۔

وہ بے حس و حرکت دانیال کے پاس بیٹھی اس کے چہرے کو دیکھی جا رہی تھی۔

وہ رو نہیں رہی تھی۔

عورتیں اسے مجبور کر رہی تھی کہ وہ روئے لیکن وہ رو نہیں رہی تھی۔

وہ تو اس میت میں اپنے دانی کو تلاش کر رہی تھی۔

"نیہا تمہارا بہت شکریہ۔ تم میری بہت پیاری بہن ہو "

اس کے آخری الفاظ ابھی تک اس کے کانوں میں گونج رہے تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

رات کے تین بجے ملک ہاؤس میں ایک جوان لڑکے کی میت پڑی تھی۔

یسریٰ کی پریشانی بھرتی جارہی تھی۔دانیال کا نمبر بند آرہا تھااور نیہا فون نہیں اٹھارہی تھی

۔

تھک کر اس نے برہان کو کال کی۔

اور جو اطلاع اسے برہان نے دی تھی وہ یسریٰ قریشی پر کوئی پہاڑ بن کر ٹوٹی تھی۔

www.novelsclubb.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842